بنگلہ دیش میں اہلسنت وجماعت کی
مذہبی سرگرمیوں کی ایک جھلک

چٹاگانگ میں چند روز

مختصر تذکرہ شیر بنگال

حضرت سید عزیز الحق شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ

ایم اے، پی ایچ ڈی، عربی فاضل جامعہ محمدیہ بھکھی شریف
فاضل بغداد و دمشق

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

﴿ جملہ حقوق محفوظ ہیں ﴾

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب ..... چٹاگانگ میں چند روز مع تذکرہ شیر بنگال

تالیف ..... علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

مرتب و پروف ریڈنگ ..... محمد نعیم اللہ خاں قادری

تاریخ اشاعت اول ..... جولائی ۲۰۰۵ء

کمپوزنگ ..... رضوی کمپوزنگ سنٹر مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

صفحات ۴۸

تعداد ..... گیارہ سو

ہدیہ ..... ۔روپے

ناشر ..... اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

باہتمام ..... شیخ محمد سرور اویسی (Mob :0333-8173630)

ملنے کا پتے :

- ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
- شبیر برادرز لاہور
- مکتبہ جمال کرم لاہور
- فرید بک سٹال لاہور
- مسلم کتابوی لاہور
- مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ
- مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ
- مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر اسلام

مومن پورہ داروغہ والا لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا اللہ محمد رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

انتساب

بندہ یہ تحریر شیر بنگال برہان ملت
حضرت امام سید عزیز الحق شاہ رحمۃ اللہ علیہ
کے نام سے منسوب کرتا ہے
جنہوں نے آفاق بنگال پے حق کے
جھنڈے لہرائے۔

محمد اشرف آصف جلالی

نوٹ: حضرت شیر بنگال کے حالات اور کمالات کا مختصر تذکرہ رسالہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

چٹاگانگ میں چند روز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

چٹا گانگ میں چند روز

محمد اشرف آصف جلالی

بنگلہ دیش سے ہمارے فاضل دوست حضرت مولانا مُحَمَّدِ اللہ حسینی صاحب گذشتہ کئی سالوں سے متحدہ عرب امارات میں ملاقات کے دوران بنگلہ دیش کے تبلیغی دورہ کی دعوت کا ذکر چھیڑتے رہتے تھے۔ امسال میری حج سے پاکستان واپسی پر ہمارے دوست حاجی محمد اسماعیل ضیائی صاحب "دبئی" کی وساطت سے حسینی صاحب نے رابطہ کیا اور بندہ کو بنگلہ دیش کے دورہ کی دعوت دی۔ بندہ کی طرف سے معذرت کے باوصف اُن کے اصرار پر بندہ نے تین چار روز کیلئے اس دعوت کو قبول کرلیا۔ یہ دورہ ربیع الاثانی کے آخر میں ترتیب دیا گیا۔ میرے لئے اسلام آباد جا کر ویزے کا بندوبست از حد مصروفیات کی بناء پر نہایت مشکل تھا۔ میں نے اس بات سے اپنے دوستوں کو مطلع فرمایا۔ چنانچہ ۲۸ اپریل کو دوبئی، شارجہ اور ابوظہبی میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے میلاد کانفرنسوں میں شرکت کیلئے حضرت مولانا قاری غلام رسول نقشبندی صاحب کی دعوت پر جب میں دوبئی پہنچا تو ۳ مئی کو بنگلہ دیش کے دو علماء کرام حضرت مولانا دولت الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا انیس الزمان صاحب نے بنگلہ دیش ایمبیسی سے میرا ویزہ لگوا دیا۔

دریاؤں اور ندی نالوں کی سرزمین بنگال جسے ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۷۱ء تک "مشرقی پاکستان" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، اس کے تین اطراف میں بھارت کے

علاقے ہیں۔ اس کے مغرب اور شمال مغرب میں بھارت کی ریاست مغربی بنگال ہے۔ شمال کی جانب بھارت کی ریاست آسام اور میگھالایا ہے۔ مشرق میں بھارت کی ریاست تری پورہ اور برما کے علاقے ہیں، جنوب میں خلیج بنگال واقع ہے۔ بنگلہ دیش، جنوبی ایشیا کے اہم حصے میں واقع ہے۔ مچھلیوں اور کشتیوں کی اس سرزمین کو چاولوں اور پٹ سن پہ ناز ہے۔ یہ پھلدار اور سایہ دار درختوں سے بھری ہوئی زمین ہے۔ اس کی آب و ہوا میں چھ موسم آباد ہیں جن میں سے موسم سرما نومبر تا فروری، موسم گرما مارچ تا مئی اور موسم برسات جون تا اکتوبر زیادہ اہم ہیں۔

اس سرزمین کا اسلام سے رشتہ بڑا پرانا اور مضبوط ہے۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس میں ۸۶٫۶% فیصد مسلمان ہیں۔ ۱۲٫۱% فیصد لوگ ہندو ہیں باقی بدھ مت اور عیسائی مذہب سے منسلک ہیں۔ پہلے اس میں چار ڈویژن، بیس (۲۰) اضلاع، ۳۷ سب ڈویژن اور ۴۷۳ تھانے تھے۔ اب اس کے ۶ ڈویژن اور ۶۴ اضلاع ہیں۔ ۱۹۹۱ء سے اس اسلامی سلطنت کو عورت کی حکمرانی کا سامنا ہے۔

چٹا گانگ جسے چاٹگام شریف بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے۔ ڈھاکہ کو مدینۃ المساجد کہا جاتا ہے تو اسے مدینۃ الاولیاء کہا جاتا ہے۔ عہد قدیم میں چٹا گانگ کو اسلام آباد بھی کہا جاتا تھا۔ اس میں غوث زماں حضرت شاہ امانت، قطب وقت حضرت شاہ غریب اللہ اور شہباز ولایت حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم کی درگاہیں ہیں۔ یہ بلاشبہ سینکڑوں اولیاء کا مدفن ہے۔ جن علماء مشائخ زہاد و صوفیاء پر اس سرزمین کو ناز ہے ان میں حضرت امیر الزمان شاہ محضرت باسا فقیر، مولانا حشمت علی، مولانا سید مصیر اللہ، حضرت مولانا معز الدین، مولانا محمد یعقوب میکھل، مولانا محمد حسین میکھل، مولانا ابوالفرح میکھل، سید

عبدالحمید قادری، مولانا منیر الزمان اسلام آبادی، مولانا سید عبدالسلام، شیخ الاسلام شاہ امین الحق فرہاد آبادی، مولانا سید معروف شاہ، حضرت مولانا وصی الرحمٰن، حضرت شاہ جمال، حضرت میر یحییٰ، حضرت امیر علی شاہ، حضرت شاہ فضل الرحمٰن، سید جلال الدین بخاری، مولانا شاہ سید حسن الزمان، حضرت مولانا سید یسین شاہ، حضرت مقیم شاہ، مولانا شاہ سمیع الدین، شاہ نور احمد قادری، حضرت مولانا واجد علی، حضرت مولانا روح الامین، حضرت سید عابد شاہ، حضرت مولانا محمد علی، حضرت جون شاہ، حضرت مولانا محمد عبدالقدوس، حضرت بدیع العالم شاہ، صوفی صفات اللہ، حضرت بدنا شاہ، حضرت چاند شاہ، حضرت شاہ سندر، حضرت غزاری شاہ، پیر سید عبدالحمید بغدادی، حضرت پیر سید احمد بانی جامعہ احمدیہ سنیہ وغیرہ (رحمۃ اللہ علیہم) چٹاگانگ کی ان عظیم شخصیات اور ان کے علاوہ بہت سی نابغہ روزگار ہستیوں کا ذکر شیر بنگال حضرت علامہ سید عزیز الحق شاہ صاحب متوفی ۱۹۷۰ء نے اپنی کتاب ''دیوان عزیز'' میں یوں کیا ہے کہ ہر ایک کے مناقب فارسی نظم میں لکھے ہیں۔

چٹاگانگ میں بندہ کے میزبان شیخ طریقت' استاذ العلماء' فقیہ بنگال حضرت قاضی شاہ محمد امین الاسلام ہاشمی صاحب تھے جو بڑے خلیق، ملنسار اور بہت بڑے روحانی پیشوا ہیں۔ اب بڑھاپے کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی پیر طریقت حضرت علامہ شاہ محمد نور الاسلام ہاشمی بنگلہ دیش میں امام اہلسنت کے لقب سے جانے جاتے ہیں۔ ان کے والد گرامی حضرت علامہ قاضی احسن الزمان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کو سلطان الواعظین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ نے چٹاگانگ میں احسن العلوم جامعہ غوثیہ عالیہ کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا جو اب بھی بطریق احسن دین متین کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

حضرت سلطان الواعظین تبلیغی دورے پر ایک مرتبہ برما تشریف لے گئے۔ سینے اور گلے میں ایسا شدید درد ہوا کہ آواز بند ہوگئی۔ آپ نے پروگرام کینسل (Cancel) کر کے واپس آنے کا پروگرام بنالیا۔ رات سوئے تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے گلے اور سینے پر ہاتھ پھیرا۔ پھر فرمایا ''منہ کھولو'' آپ نے منہ کھولا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں دم کیا۔ آپ جب بیدار ہوئے تو گھر معطر تھا اور بیماری جا چکی تھی۔ آپ نے پھر وہ تمام پروگرام کئے اور پھر کبھی بھی وعظ کرتے تھکتے نہیں تھے۔

حضرت قاضی امین الاسلام ہاشمی زید مجدہٗ قادری سلسلہ میں حضرت عابد شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں جو کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ملک العلماء ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ حضرت عابد شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغی جماعت کے بانی مولوی محمد الیاس میواتی سے دہلی میں مناظرہ کیا تھا جب میواتی ہار گیا آپ نے دور سے اس کی طرف جوتا پھینکا، دیکھتے دیکھتے اس کا سٹیج جوتوں سے بھر گیا۔ حضرت عابد شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۹۹۹ء میں بنگلہ دیش کے ضلع کوملا کے علاقہ چاند پور میں ہوا۔ وصال کے ڈیڑھ سال بعد وہ متعدد بار اپنے صاحبزادہ کے خواب میں آئے اور کہا کہ مجھ تک سیلاب کا پانی پہنچ چکا ہے مجھے یہاں سے منتقل کیا جائے' جب قبر کھولی گئی تو ان کے تابوت تک نمی پہنچی ہوئی تھی۔ جسد اطہر بالکل صحیح تھا۔ صبح سے دوپہر تک لوگ زیارت کرتے رہے۔

جوں جوں غوث اعظم کانفرنس قریب آ رہی تھی' دوبئی اور بنگلہ دیش سے احباب کے فون مسلسل آ رہے تھے۔ بنگلہ دیش کا سفر میرے لئے بڑا مسرور کن تھا۔ مجھے بار بار اپنی اسلامی برادری سے زیارت و ملاقات کا خیال آ رہا تھا اور ایک بالکل نئے

ماحول میں تبلیغ دین کا تصور آرہا تھا۔ بنگلہ دیش جانے کے ہر خیال کے ساتھ یہ خیال بھی دامن گیر تھا کہ میرے علم دین کے پہلے استاذ حضرت مولانا محمد عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ہاں بنگلہ دیش سے آئے تھے۔ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین میں پڑھنے کے بعد ہمیشہ بھکھی شریف میں ہمارے محلہ کی مسجد میں رہے اور آپ بھکھی شریف ہی میں مدفون ہیں۔

۱۵ جون کو رات گیارہ بج کر پچاس منٹ پر لاہور سے بذریعہ تھائی ائرلائن بنکاک اور بنکاک سے چٹاگانگ کیلئے روانہ ہوا۔ ائرپورٹ پر مجھے احباب میاں میڈیسن کمپنی کے محمد آصف صاحب، ظفر اقبال صاحب، مولانا محمد طیب اور حافظ ریاست علی نے رخصت کیا۔ ائرپورٹ کے اندر عملہ میں بھکھی شریف سے ہمارے دوست نوشی صاحب موجود تھے وہ کافی دیر میرے ساتھ رہے' لاؤنج میں مجھے چائے پلانے کے بعد رخصت کیا۔ فلائٹ کے ٹیک آف کرنے کا وقت قریب آرہا تھا۔ چنانچہ تھائی ائرلائن کا TG506 طیارہ ٹھیک گیارہ بج کر پچاس منٹ پر اڑنے کیلئے بے چین تھا۔ تھوڑی دیر تک رن وے پر طبع آزمائی کے بعد اس نے تیز دوڑتے ہوئے منہ اوپر اٹھایا تو شہر لاہور روشنی میں ڈوبا ہوا نظر آنے لگا۔ رفتہ رفتہ یہ منظر نگاہوں سے غائب اور ہمارا ائرکرافٹ اندھیروں کو چیرتا ہوا تقریباً سوا چار گھنٹے میں تھائی لینڈ کے ٹائم کے مطابق چھ بج کر بیس منٹ پر جا اُترا۔ پاکستانی ٹائم سے ان کا دو گھنٹے کا فرق ہے۔ چند گھنٹے یہیں ائرپورٹ پہ گذارنے کیلئے میرے پاس جامع الاحادیث کی جلد نمبر ۳ تھی، چنانچہ مطالعہ کی وجہ سے ٹائم بہت آسانی سے گزر گیا۔ اب ۱۶ جون کو دس بج کر پچیس منٹ پر TG309 بنکاک سے چٹاگانگ کیلئے روانہ ہوا۔ راستے میں تقریباً آدھ گھنٹے کیلئے تھائی لینڈ کے سرحدی ائرپورٹ CHIANG MAI پر جہاز رکا' مسافر کچھ دیر کیلئے لاؤنج

میں چلے گئے' کچھ اور مسافر بھی یہاں سے شریک ہوئے۔ بنکاک اور چیانگ کا علاقہ کافی سرسبز و شاداب تھا' برسات کی وجہ سے کافی پانی جھیلوں تالابوں میں نظر آرہا تھا۔ اب جہاز فضاؤں میں تیرتا ہوا خلیج بنگال کے اوپر سے گزرتا ہوا چٹاگانگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سکرین پر نقشے کی وساطت سے یہ سمجھنا بڑا آسان تھا۔ شارٹ راستہ تو لاہور، دہلی، کانپور، کلکتہ، چٹاگانگ تھا لیکن تھائی لینڈ سے چکر لگا کے چٹاگانگ آنا ایک مجبوری تھی۔ جب جہاز بنگلہ دیش کی فضائی حدود میں داخل ہوا تو اب چٹاگانگ زیادہ دور نہیں تھا۔ مسافر منزل کے قرب پر انگڑائیاں لے رہے تھے اور جہاز کا عملہ مختلف چیزیں سمیٹنے میں مصروف تھا۔ اتنے میں اعلان ہوا کہ ہم چٹاگانگ کے شاہ امانت ائرپورٹ پر اترنے والے ہیں۔ بنگلہ دیش کے ٹائم کے مطابق ایک بجنے کو تھا' ہمارا اور ان کا ایک گھنٹے کا فرق ہے میں نے جہاز کی کھڑکی سے نیچے دیکھا تو مجھے برادر اسلامی ملک کی فضاء بڑی فراخدل نظر آئی۔ کہیں بھی سفیدہ زمین کا نظر آنا بہت مشکل تھا' زمین یا تو پانی میں چھپی ہوئی تھی یا سبزے تلے دبی ہوئی تھی۔ موسم برسات کی وجہ سے حوض، تالاب، جھیلیں، ندیاں نالے پانی سے کناروں تک بھرے نظر آرہے تھے بلکہ بعض مقامات سے یوں لگ رہا تھا ساحل سمندر کے قریب اور دریا کے آس پاس کنارے ڈوب چکے اور پانی آبادیوں میں داخل ہو چکا ہے۔ مجھے سرزمین بنگلہ دیش اور اس پر پانی کا منظر دیکھ کر یوں لگا جیسے کسی سے جدائی کے صدمہ سے آنکھ میں آنسو تیر رہے ہوں۔

جب جہاز نے لینڈ کیا ائرپورٹ کے اندر امیگریشن حکام سے انگلش میں سوال جواب ہوئے۔ سفری دستاویزات کے صحیح ہونے پر بندہ نے اپنا بیگ پکڑا اور ائرپورٹ سے باہر نکلنے کیلئے لاؤنج کے گیٹ کی طرف بڑھا تو فقیہ بنگال حضرت قاضی امین الاسلام ہاشمی صاحب کے لخت جگر حضرت علامہ صاحبزادہ محمد شاہد الرحمٰن ہاشمی صاحب اور حضرت

امین الاسلام ہاشمی صاحب کے داماد اور حدائق بخشش کے بنگالی شعر میں مترجم حضرت علامہ محمد انیس الزمان صاحب بالخصوص استقبال کیلئے موجود تھے۔ یہ عجیب کیفیات کے لمحات تھے۔ اخوت اسلامی پریکٹیکلی روپ میں قریب سے نظر آئی۔ دونوں حضرات ہی بڑے اچھے لہجے میں اُردو بول رہے تھے۔ حال احوال پوچھتے کار کے قریب پہنچ گئے اور کار میں سوار ہو گئے۔ لاہور کے مقابلے میں نسبتاً گرمی زیادہ محسوس ہو رہی تھی، گاڑی جب ائرپورٹ سے باہر نکل رہی تھی دائیں طرف چٹاگانگ کی تاریخی بندرگاہ پر کثیر تعداد میں اور بڑے بڑے بحری جہاز کئی منزلہ کوٹھیوں پر مشتمل کسی کالونی کا نظارہ پیش کر رہے تھے۔ چٹاگانگ نہایت خوبصورت شہر ہے۔ اکثر عمارتیں اگرچہ بارشوں کی بہتات کی وجہ سے زیادہ آب و تاب کی حامل تو نہیں ہیں لیکن اس کا کفارہ لمبے لمبے سایہ دار درختوں نے اچھی طرح ادا کر دیا ہے۔ شہر کے ایک طرف سمندر ہے تو دوسری طرف پہاڑ، پہاڑ بھی ایسے جو نیچے سے لے کر چوٹی تک سبز پوش ہیں۔

رنگا رنگ پھولوں والے، عجیب پھلوں والے، قسم قسم پتوں والے درخت زیادہ ہی دلکش تھے کیونکہ انہوں نے تازہ غسل بھی کیا ہوا تھا۔ ائرپورٹ سے باہر نکلتے جلد ہی میں نے دیکھا ایک سائیکل کے پیچھے دو سیٹیں لگی ہوئی ہیں اور چھت بھی بنی ہوئی ہے۔ میں نے محض اتفاق سمجھتے ہوئے اسے کسی کی انفرادی سوچ اور انفرادی کوشش قرار دیا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے ایسی ہی ہیئت میں ایک اور گاڑی دیکھی جس میں سیٹوں پر سواریاں بھی تھی۔ میں نے پھر یہی سمجھا شاید معذوروں یا ناداروں کیلئے خاص گاڑی ہے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد سڑک کے دائیں اور بڑے بڑے چوراہوں میں غولوں کے غولوں یہی سواریاں تھیں، بڑے سوٹڈ بوٹڈ لوگ بڑے طمطراق سے سیٹوں پر براجمان تھے۔

پچھلی سائیڈ میں دو پہیے تھے مگر کوئی ڈرائیور بھی سیٹ پے بیٹھا مشکل ہی نظر آتا

ہے بنیان اور دھوتی پہنے کھڑے ہو کر سائیکل چلاتے نظر آئے، چھوٹے بچے بھی چلا رہے تھے اور سفید ریش بوڑھے بھی۔ تب مجھے سمجھ آئی کہ یہ یہاں کے لوگوں کا اجتماعی فیصلہ اور اجتماعی پسند ہے۔ یہ لوگ انہیں رکشہ کے نام سے یاد کرتے ہیں جسے ہم رکشہ کہتے ہیں وہ ان کی اصطلاح میں ٹیکسی ہے۔ ان سائیکل رکشوں کے ٹائر عام سائیکلوں جیسے ہوتے ہیں، رات کے وقت روشنی کیلئے پچھلے حصے کے نیچے لالٹین لٹکا لیتے ہیں۔ برستی بارش میں بھی چھٹی جائز نہیں سمجھتے بلکہ سواریاں بھی انہیں مصروف دیکھنا ہی پسند کرتی ہیں چنانچہ محراب چھت کے آگے وہ ایک موم سا پھیلا لیتے ہیں، جس کی وجہ سے ان سواریوں کے قدم اور ٹانگیں بارش سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ صرف ان کا منہ دکھائی دیتا ہے لیکن ڈرائیور کسی بھی سہولت سے بے نیاز پسینے میں شرابور مسلسل چلاتا جاتا ہے۔ دس دس کلو میٹر تک سواریوں کو لے جانا ان کیلئے معمولی کام ہے۔ گرمی میں بعض ڈرائیور چنگیر جتنی بڑی ٹوپی جو کھجور کے پتوں کی بنی ہوتی ہے استعمال کرتے ہیں۔ جسے وہ اپنی گردن کے ساتھ رسی کی مدد سے ٹھوڑی کے نیچے باندھ لیتے ہیں۔ ایک دو بوریاں اور تین سواریاں اوورلوڈنگ (Over Loading) کے زمرے میں نہیں آتیں۔ خدمت انسان میں یہ لوگ کتنے پیش پیش ہیں جنہوں نے براہِ راست اپنے آپ کو خدمت کیلئے باقاعدہ پیش کر رکھا ہے اور انہیں صرف اپنے بازو پر نہیں زورِ ٹانگ پر بھی بھروسہ ہے۔

راستے میں ایک جگہ کارڑکی اور بنگال کے ممتاز سکالر ڈاکٹر سید ارشاد احمد بخاری صاحب ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ اب کار خوبصورت بایزید بسطامی روڈ پر مسلسل آگے بڑھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد کار نے مین سڑک (Main Road) سے دائیں ٹرن لیا، یہ پورا علاقہ بایزید بسطامی کہلاتا ہے کیونکہ اس علاقے میں حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ ہے۔ اب ہم جلال آباد ٹاؤن کے محلہ کول

گاؤں میں تھے، چند لمحوں کے بعد ہاشمی باری (جاگیر) میں پہنچے۔ سامنے سلطان الواعظین حضرت قبلہ احسن الزمان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کا عالی شان مزار اور مدرسہ احسن العلوم کی خوبصورت عمارت تھی۔ ساتھ میں فقیہ بنگال حضرت قبلہ امین الاسلام ہاشمی زید مجدہٗ کی کوٹھی ہے، یہاں ہم پہنچے تو قبلہ قاضی امین الاسلام ہاشمی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے کمال شفقت کا اظہار کیا' آپ کا ہر جملہ مسرّت میں ڈوبا ہوا تھا، گفتگو میں یوں اپنائیت تھی کہ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ حضرت سے یہ پہلی ملاقات ہے۔ فرمانے لگے ''ہم نے آپ کیلئے ہوٹل میں کمرہ بک کروایا تھا لیکن پھر میں نے کہا یہ اپنے آدمی ہیں انہیں اپنے گھر میں رکھیں گے، بتانے لگے کہ یہ ساتھ دارالعلوم ہے۔ مہمان علماء کو وہاں بھی ٹھہراتے ہیں لیکن آپ کیلئے ہم نے گھر میں بندوبست کیا ہے۔ حضرت کی رہائش گاہ کی دوسری منزل پر ایک بہت ہوادار کمرے میں میری رہائش کا بندوبست تھا جو گھر کے دیگر رہائشی حصے سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ بندہ نے غسل کے بعد نماز ظہر ادا کی۔ بہت لذیز اور نفیس کھانا تناول کرنے کے بعد کچھ دیر کیلئے آرام کیا۔

بنگلہ زبان کے مترنم خطیب حضرت مولانا محمد ابوالقاسم نوری صاحب میرے یہاں پہنچنے کے وقت ہی ملاقات کیلئے تشریف لا چکے تھے۔ اب مجھے صاحبزادہ محمد شاہد الرحمٰن ہاشمی صاحب نے بتایا کہ نیچے شیر ملت حضرت علامہ محمد عبید الحق نعیمی صاحب شیخ الحدیث مدرسہ احمدیہ سنیہ ملنے کیلئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اوپر میرے کمرے میں تشریف لائے۔ نہایت شگفتہ مزاج اور علمی وجاہت سے آراستہ تھے۔ بہت سی باتیں مختلف موضوعات پر ہوتی رہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بندہ نے گذشتہ سال دو روزہ سنی کانفرنس چٹا گانگ میں شرکت کی دعوت دی تھی، حضرت نے کمال شفقت سے دعوت قبول کی اور

یہاں تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اتنے میں جلسہ گاہ میں جانے کا وقت قریب آ گیا۔ جلسہ تو نماز عصر سے شروع تھا ہم نے نماز مغرب تک پہنچنا تھا۔ حضرت قبلہ قاضی امین الاسلام ہاشمی صاحب پہلے تشریف لے جا چکے تھے۔ صاحبزادہ محمد شاہد الرحمٰن ہاشمی صاحب نے بتایا کہ چٹا گانگ بلدیہ کے میئر فرید احمد چوہدری اپنی پجارو لے کر باہر آ گئے ہیں ہم ان کے ہمراہ جلسہ گاہ میں پہنچیں گے۔ فرید احمد چوہدری انجمن عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنگلہ دیش کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ اس انجمن کی بنیاد محترم قاضی محمد امین الاسلام ہاشمی نے رکھی۔ وہ بتا رہے تھے کہ میں نے یہ انجمن اپنے نام یا اپنے والد صاحب کے نام پر نہیں بنائی ورنہ اس میں اتنی وسعت نہ ہوتی، عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں بڑا عموم ہے آپ ہی اس کے صدر ہیں۔ اس کے زیر انتظام کافی مدارس اور خانقاہیں چل رہی ہیں۔ بنگلہ دیش کے علاوہ بھی اس کی شاخیں قائم ہیں۔ آج سے شروع ہونے والی دو روزہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس اسی انجمن کے زیر اہتمام تھی۔

ہم نماز مغرب کے قریب چٹا گانگ کی تاریخی جلسہ گاہ ''مسلم ہال'' میں پہنچے یہ وہی ہال ہے جہاں شیر بنگلہ غازی سید عزیز الحق شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کیا تھا۔ یہاں ہی حضرت علامہ عبدالحامد بدایونی اور قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہما نے اپنی جوانی کے اوائل میں شیر بنگلہ کی دعوت پر غالباً ۱۹۴۸ء میں خطاب کیا کیونکہ گذشتہ سال جب قائد اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سنی کانفرنس میں تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ میں آج سے پچپن سال قبل چٹا گانگ خطاب کیلئے آیا تھا۔ شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۳، ۲۴، ۲۵ جولائی ۱۹۶۵ء / ربیع الاوّل شریف ۱۳۸۵ھ کو اسی ہال میں

تاریخی کانفرنس منعقد کی، جس میں حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ، غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ سید محمد عارف اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کیا۔

۲۲، ۲۳ جون ۱۹۶۸ء کو شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ہال میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی، جس میں مفتی احمد یار خان نعیمی، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور، جناب حسن الدین شیخ الفقہ جامعہ بہاولپور اور خطیب شیریں بیان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہم نے خطاب کیا۔

جب ہم ہال کے باہر پہنچے تو وہاں موجود ہجوم نے بڑے جوش و جذبہ سے ہمارا استقبال کیا۔ عوام عجیب انداز سے استقبال کر رہے تھے وہ علماء و مشائخ سے ملتے وقت نیچے بیٹھ کر بیک وقت دونوں ہاتھ مہمان کے قدموں کو لگا کر ان کو سینے سے متعدد بار لگاتے ہیں۔

یوں کھڑے رہنا کہ وہ قدموں کو ہاتھ لگا کر سینے سے لگاتے رہیں عجیب تو تھا لیکن یہ ان کی محبت تھی۔ لہٰذا اسے برداشت کیا۔

نماز مغرب کے بعد جب پہلے دن کی آخری نشست کی کاروائی شروع ہوئی ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اخبارات کی کوریج (Coverage) کیلئے کچھ ابتدائی کاروائی ہوئی کیونکہ یہاں آٹھ بجے شب اخبارات چھپنا شروع ہو جاتے ہیں اس کے بعد کے پروگرام اس دن کے اخبارات میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر سید ارشاد احمد بخاری فاضل بریلوی شریف و بیروت نے بڑے پر جوش انداز میں خطاب کیا۔ پھر مجھے دعوت خطاب دی گئی۔ آغاز ہی میں قبلہ قاضی محمد امین الاسلام ہاشمی نے بنگالی زبان میں میرے تعارف پر کافی وقت لگا دیا حالانکہ انہوں نے تعارف چھپوا کر تقسیم بھی کر رکھا تھا۔ مجھے اتنی سمجھ آئی وہ یہ

حوالہ دے رہے تھے۔ مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا اور ہمارے مہمان خصوصی نے سات ماہ میں حفظ کیا۔ بندۂ ناچیز نے ایک گھنٹہ کے خطاب میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا علمی اور روحانی مرتبہ بیان کرتے ہوئے اولیاء اللہ کی محبت کی شرعی حیثیت کو اُجاگر کیا۔ سامعین اُردو میں گفتگو کو بخوبی سمجھ رہے تھے۔ وقفے وقفے سے نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت، نعرۂ غوثیہ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ بنگالی بڑے باذوق تھے وہ مختلف مواقع پر اپنی محافل میں یہ نعرے بھی لگاتے ہیں قرآن وسنّر آلو..... گرے گرے جالو۔ یعنی قرآن وسنت کا نور گھر گھر پھیل جائے۔ نبی ولی دشمن را..... ہوشیار شبدا۔ یعنی اے نبی ولی کے دشمن ہم ابھی زندہ ہیں۔ اس دن سٹیج پر موجود علماء و مشائخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) امام اہلسنت (بنگلہ دیش) پیر طریقت استاذ العلماء علامہ قاضی محمد نور الاسلام ہاشمی صاحب قبلہ سرپرست مدرسہ احسن العلوم چٹاگانگ، جامعہ غوثیہ، سرپرست انجمن محبانِ رسول ﷺ، غوثیہ جیلانی کمیٹی چٹاگانگ، مشیر اعلیٰ اسلامی فرنٹ بنگلہ دیش۔

(۲) پیر طریقت، فقیہہ بنگال، استاذ العلماء مفتی علامہ قاضی محمد امین الاسلام ہاشمی صاحب بانی انجمن عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنگلہ دیش، صدر محفل غوث اعظم کانفرنس

(۳) مفتی محمد ادریس رضوی صاحب فارغ التحصیل از مدرسہ منظر الاسلام بریلی شریف یو۔ پی، بانی مدرسہ رضویہ سنیہ چراندیپ

(۴) غزالی زماں حضرت العلامہ مصلح الدین صاحب، پرنسپل سبحانیہ عالیہ اسد گنج۔

(۵) پرنسپل ذکریا خاں

(۶) پرنسپل طیب علی صاحب لالیر ہاٹ سینئر مدرسہ

(۷) مولانا قاضی ابو العرفان ہاشمی

(۸) مولانا قاضی محمد عبدالواجد فقیہہ جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ۔

(۹) خطیب ملت ڈاکٹر سید ارشاد احمد بخاری، ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ سنٹر دینا چپور بنگلہ دیش

(۱۰) علامہ حافظ محمد سلیمان انصاری، محدث جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ

(۱۱) علامہ حافظ محمد انیس الزمان ایم اے، مدرس احمدیہ سنیہ بنگلہ دیش

(۱۲) علامہ امین الکریم صاحب

(۱۳) مولانا سید نورالامین، وائس پرنسپل ضیاء العلوم سینئر مدرسہ

(۱۴) علامہ صالح ظہور واجدی

(۱۵) مولانا بدیع العالم رضوی، وائس پرنسپل سنیہ سینئر مدرسہ، صدر رضا اسلامک اکیڈمی

(۱۶) علامہ نور محمد القادری، محدث مدرسہ الامین باریہ سینئر مدرسہ

(۱۷) علامہ عبدالستار انواری، پرنسپل واجدیہ عالیہ مدرسہ۔ اسی مدرسہ سے امام اہلسنّت (بنگلہ دیش) حضرت قاضی نورالاسلام ہاشمی صاحب اور فقیہ بنگال حضرت علامہ محمد امین الاسلام ہاشمی فارغ التحصیل ہوئے تھے۔

(۱۸) حضرت مولانا نورالابصار صاحب قادری

(۱۹) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد شاہد الرحمٰن ہاشمی صاحب، رکن اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن

(۲۰) حضرت مولانا علامہ محمد صادق الرحمٰن ہاشمی صاحب، خطیب جامع مسجد بایزید بسطامی

(۲۱) صاحبزادہ محمد عاشق الرحمٰن ہاشمی صاحب

(۲۲) صاحبزادہ محمد خالد الرحمٰن ہاشمی صاحب

ان کے علاوہ دیگر کئی علماء کرام موجود تھے طوالت کے پیش نظر ان کا ذکر نہیں کیا جارہا۔

میری تقریر کے دوران ہی امام اہلسنّت حضرت قاضی نورالاسلام ہاشمی زید مجدہٗ سٹیج پے رونق افروز ہوئے۔ خطاب کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا اور حضرت امام اہلسنّت نے دعا کروائی۔ کانفرنس کے آخر میں لنگر تقسیم کیا گیا۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو دور دراز سے آنے والے شرکاء اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر واپس جاتے ہوئے ہم نے دیکھے انہوں نے اونچی آواز میں نعت شریف کے کیسٹ لگائے ہوئے تھے۔ ۱۷ جنوری جمعرات کو بھی اسی ہال میں کانفرنس کا دوسرا سیشن تھا۔ بندہ حضرت امین الاسلام ہاشمی کے ہمراہ ہال میں پہنچا۔ آج پہلے دن سے بھی زیادہ رش تھا۔ نماز مغرب کے بعد حضرت مولانا ابوالقاسم نوری صاحب نے خطاب کیا۔ ان کے بعد شیر ملت حضرت مولانا محمد عبید الحق نعیمی صاحب نے خطاب کیا۔ ان کے بعد مجھے دعوت خطاب دی گئی۔ بندہ نے تقریباً دو گھنٹے مسئلہ "استمداد اور تصرفات اولیاء" پر گفتگو کی۔ صلوٰۃ وسلام اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعد میں لنگر تقسیم ہوا۔ دونوں دن صدارت حضرت قاضی امین الاسلام ہاشمی صاحب نے کی۔ سٹیج پر جلوہ گر جید علماء کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرت علامہ عبدالمالک شاہ صاحب، شیخ الحدیث رحمٰن العلوم

(۲) حضرت علامہ مولانا خطیب شیریں بیاں ابوالقاسم نوری صاحب

(۳) حضرت علامہ مولانا احمد حسین القادری، پرنسپل جامعہ رضویہ عزیزیہ

(۴) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالحق نعیمی صاحب، شیخ الحدیث سنیہ عالیہ

(۵) مفتی وصی الرحمٰن القادری فقیہہ جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ

(۶) حضرت علامہ مولانا خیر البشر حقانی صاحب، مدرسہ عاشقانِ اولیاء

(۷) پیر طریقت مولانا محمد الیاس رضوی، مفتی محمد ادریس رضوی.....
شاگرد حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

(۸) علامہ فضل الحق اسلام آبادی، وائس پرنسپل گہیرہ عالیہ

(۹) علامہ محمد عبدالمنان صاحب مترجم کنز الایمان بنگلہ دیش

(۱۰) علامہ عبدالمتین سیکرٹری جنرل بنگلہ دیش اسلامی فرنٹ

(۱۱) مولانا ابوالبیان ہاشمی صاحب

(۱۲) علامہ مولانا یونس رضوی، مدرسہ احمدیہ سنیہ

(۱۳) حضرت علامہ مولانا ابوالاسد زبیر رضوی صاحب

(۱۴) حضرت علامہ مولانا علی احمد منیری صاحب

(۱۵) پرنسپل مولانا طیب علی سینئر مدرسہ

(۱۶) مولانا صادق الرحمٰن ہاشمی صاحب

(۱۷) مولانا شاہد الرحمٰن ہاشمی صاحب

ان کے علاوہ شہر کی مختلف تنظیموں کے نمائندگان، تاجر اور پریس کے حضرات موجود تھے۔

آج جب ہم ہال سے باہر آئے تو بارش اپنے تمہیدی مرحلے میں تھی لیکن گھر پہنچنے تک زور و شور سے شروع ہو گئی، رات بھر ہوتی رہی۔ ۱۷ جون کو ہی پہلے ٹائم حضرت شاہ غریب اللہ کے مزار پر حاضری کیلئے سید فرید الدین کی گاڑی پر گئے۔ پہاڑی پر ان کا مزار تھا ساتھ قبرستان واقع تھا۔

قبرستان میں اتنے کثرت سے درخت تھے کہ میں حیران تھا لاہور کے باغ جناح کا تو اس سے کوئی تقابل نہیں۔ فاتحہ خوانی کے بعد ہم نیچے اترے اور پھر حضرت شاہ

امانت رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی۔ چٹاگانگ کے متعدد چوکوں میں شملہ پہاڑی سے کہیں زیادہ خوبصورت قدرتی پہاڑیاں موجود تھیں۔

۱۸ جون کو خطبۂ جمعہ بندہ نے حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کی مسجد میں دینا تھا۔ یہاں حضرت امین الاسلام ہاشمی کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا محمد صادق الرحمٰن ہاشمی خطیب ہیں۔ حضرت قبلہ محمد امین الاسلام ہاشمی نے آج اپنی جگہ صاحبزادہ محمد شاہد الرحمٰن کو خطبہ دینے کیلئے بھیجا تھا۔ ہم اکٹھے ہی درگاہ کی جامع مسجد میں پہنچے، عوام کا کافی ہجوم تھا بندہ نے "آداب بارگاہ رسالت" کے موضوع پر گفتگو کی جو بڑے شوق سے سنی گئی۔ خطبہ جمعہ اور امامت بھی بندہ کے ذمہ تھی۔ نماز کی ادائیگی، صلوٰۃ و سلام اور دعا کے بعد۔ بندہ نے بزرگ عالم مولانا محمد الیاس رضوی اور صاحبزادہ محمد صادق الرحمٰن ہاشمی کے ہمراہ اوپر پہاڑی پے چڑھ کے حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ درگاہ کے متولی اور اوقاف کی جانب سے درگاہ کے نگران خورشید عالم صاحب نے ہمیں ہار پہنائے اور دربار شریف پر چڑھانے کیلئے گلدستہ پیش کئے۔ جب طویل وظائف اور صلوٰۃ و سلام اور دعا کے بعد ہم درگاہ سے باہر آئے تو برآمدے میں بیٹھنے کیلئے دو تین جانمازیں انہوں نے بچھا دیں اور ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا، ہمارے اردگرد لوگوں کا کافی ہجوم جمگھٹا تھا۔ اتنے میں میں نے دیکھا ایک نوجوان جس نے ہار پہنا ہوا تھا لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا ہمارے پاس آیا اور مصافحہ کے بعد بیٹھ لیا۔ مجھے اب بھی صورتحال سے آگاہی نہیں ہو رہی تھی کہ ہمیں اتنے اہتمام سے کیوں بٹھایا گیا اور یہ ہار پہن کر آگے آنے والا اس اعزاز کا مستحق کیوں گردانا گیا ہے۔

میں اسی مخمصے میں تھا کہ صاحبزادہ محمد صادق الرحمٰن ہاشمی صاحب نے کہا کہ

آپ اس کا نکاح پڑھائیں، لڑکی کا وکیل اور گواہان ساتھ تھے۔ چنانچہ حضرت سلطان بسطامی کی درگاہ کے زیر سایہ بندہ نے محمد بشیر اور منی اختر کا عقد نکاح کیا۔ جب میں نکاح کے خطبہ اور دعا سے فارغ ہوا تو ایک پلیٹ جس میں چینی تھی ساتھ چمچ بھی تھا وہ کسی نے مجھے پکڑایا۔ یہ ایک نئی الجھن تھی۔ میں اشارے سے سمجھا کہ چینی کا چمچ مجھے دولہا کو پیش کرنا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کا منہ میٹھا کروایا اور اس کے ساتھ ہی حاضرین میں چھوہارے تقسیم کئے گئے۔

ہم درگاہ سے نیچے اُترے تو حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے تالاب کے کنارے آ کر کھڑے ہو گئے۔ بنگلہ دیش میں ہر مزار کے ساتھ تالاب ہیں۔ ایسے ہی اکثر رہائشی گھروں کے ساتھ تالاب بطور لازمی جزو کے ہے جس میں مچھلیاں پالی جاتی ہیں اور بارشوں کا پانی بھی سٹور کیا جاتا ہے۔

حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے ساتھ بہت بڑا تالاب ہے اس میں ایک ایسی نسل کا جانور ہے جو تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق دنیا میں اور کسی جگہ موجود نہیں۔ امریکی اور برطانوی سیاحوں نے بھی انہیں اسی تالاب کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ ان کی شکل کچھ کچھ کچھوے کی طرح ہے لیکن اوپر والے حصے میں انسانوں کی طرح پسلیاں نظر آتی ہیں۔ وزن پچاس کلو تک ہو جاتا ہے۔ پیچھے چھوٹی سے دُم بھی ہوتی ہے، سر صحت مند بکرے کی طرح موٹا تازہ ہوتا ہے۔ پانی سے منہ کا کچھ حصہ باہر نکالتے ہوئے سانس لیتے ہیں۔ عمر تقریباً چھ سات سو سال تک بتائی جاتی ہے۔ تالاب کے گرد لوگوں کا رش رہتا ہے، لوگ انہیں کافی خوراک کھلاتے ہیں۔ وہ سر نکال کے بڑی توجہ سے لوگوں کی طرف مائل ہوتے ہیں، ایک لڑکے کو تالاب میں داخل کیا گیا وہ ایسے جانور کو بڑی مشکل سے دھکیل کے کنارے کے قریب لایا۔ ہم ابھی دیکھ ہی رہے

تھے کہ وہ پھرتی سے پانی میں داخل ہو گیا۔

ان جانوروں کا نام مداری یا غزالی بتایا جاتا ہے۔ شیر بنگال حضرت علامہ سید عزیز الحق شاہ صاحب متوفی ۱۹۷۰ء نے حضرت بایزید بسطامی اور ان مداریوں کے بارے میں اپنی کتاب ''دیوان عزیز'' میں یہ لکھا ہے:

آنچہ در تالاب او بینی غزالی ایں زماں
مسخ کردہ قوم جن را از مریدانش بدان
آنچہ در تالاب او بینی مداری ایں زماں
مسخ کردہ قوم جن را از مریدانش بداں

(دیوان عزیز)

یعنی ان کے تالاب کے اندر اس زمانے میں جو تم غزالی یا مداری دیکھتے ہو۔ یہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جن قوم کو مسخ کیا تھا۔ انہیں آپ کے مریدین میں سے سمجھو۔

گر کے میرد از دشاں ہمچکس ہمچو بشر
کفن و دفنش ہم جنازہ میشود باخوب تر

اگر کوئی ان میں سے مر جائے اسے اچھے طریقے سے کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے۔ چونکہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف ایران میں بھی ہے اس سلسلے میں شیر بنگال تطبیق کرتے ہیں۔

(۱) مدفن او گرچہ گشتہ درمیان بوسطام
خوابگاہش گشت اکنوں درمیاں چاٹگام

(۲) خرق عادت را کرامت بالیقیں داں اے فتا
مظہرش در ہر زماں گشتند بیشک اولیاء

(۳) آمد از بسطام سوئے چاٹگام او مرحبا
بیشۂ ناصر آباد را کرد روشن مرحبا

(۴) از توجہات او اکنوں شدہ جنت نشاں
کو ہسار ناصر آباد من چہ گویم وصف آں

(۵) تا نہ گوئی شاہ بسطام نیست اندرایں مزار
ایں نشان کافی کہ اینک ہست اندرایں مزار

(۱) حضرت بایزید بسطامی کا مدفن اگرچہ بسطام کے درمیان ہے لیکن اب ان کی آرام گاہ چٹاگانگ میں ہے۔

(۲) اے جواں خرقِ عادت کو بالیقیں کرامت سمجھ، اس کا مظہر ہر زمانے میں اولیاء ہوتے ہیں۔

(۳) بسطام سے آپ چٹاگانگ کی طرف آئے خوش آمدید، ناصر آباد کے جنگل کو آپ نے روشن کردیا خوش آمدید۔

(۴) ناصر آباد کا پہاڑ آپ کی توجہات سے، اب جنت نشاں بن گیا ہے، میں اب اس کی کیا تعریف کرسکتا ہوں۔

(۵) (تالاب کے مداریوں کے ذکر کے بعد کہتے ہیں) تاکہ کوئی یہ نہ کہے شاہ بسطام اندر مزار کے نہیں ہیں۔ ان کے مزار میں موجود ہونے پر تالاب کے یہ عجیب وغریب مداری دلیل کے طور پر کافی ہیں۔

اسی سال گیارہ مئی ۲۰۰۴ء اس تالاب میں ان مداریوں کے ساتھ ایک حادثہ

پیش آیا جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضرت بایزید بسطامی کی کرامت کا ظہور ہوا۔

بنگلہ دیش میں ایک بزعم خویش مذہبی جماعت کے لوگ مزارات اولیاء پر تبرکات کو نقصان پہنچانے کیلئے دہشت گردی کررہے ہیں اور بعض مقامات پر دھماکے بھی کئے گئے ہیں۔ چشمۂ فرید جو حضرت فریدالدین مسعود گنج شکر کی طرف منسوب ہے جس کا پانی خشک نہیں ہوتا وہاں سے بھی تبرکات چوری کئے گئے۔ یہاں سے ان مداریوں کو ختم کرنے کیلئے اور حضرت بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی رونق کو کم کرنے کی نیت سے رات کے وقت بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے دوران اس تالاب میں شرپسندوں نے کافی مقدار میں زہر ڈال دیا۔ جس کے نتیجے میں صبح تک تالاب میں ۲۵ من مچھلی مرگئی لیکن حضرت بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سے یہ مداری زہر سے بالکل محفوظ رہے یہاں تک کہ جب ان کا ٹیسٹ کیا گیا تو اس میں زہر کا کوئی اثر نہیں تھا۔ تالاب کے نظارے سے جب ہم فارغ ہوئے تو درگاہ بسطامی کے ایوان اوقاف میں متولی خورشید عالم نے ریفریشمنٹ (Refreshment) کا اہتمام کررکھا تھا۔ یہاں سے فارغ ہوکر ہم نے میمن برادری کے ایک دوست محمود صاحب کے گھر پہنچنا تھا کیونکہ ان کے والد صاحب کا ختم چہلم تھا۔ ختم بخاری شریف کی تقریب ہوچکی تھی اس وقت دعوت طعام تھی جس میں ہم قبلہ قاضی امین الاسلام ہاشمی کے ہمراہ شریک ہوئے عصر کے بعد اس مقام پر ''ایصال ثواب'' کے موضوع پر خطاب ہوا۔

جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات مسلسل بارش ہوتی رہی صبح بھی بارش جاری تھی، رہائش کے ساتھ تالاب بھر چکا تھا۔ موسم خوب سہانا تھا۔ کچھ بارش تھمی تو ہم احسن العلوم مدرسہ غوثیہ کے معائنہ کیلئے گئے۔ صاحبزادہ شاہد الرحمٰن ہاشمی تعارف کروارہے تھے۔ بنگلہ دیش میں اہلسنت کے تمام مدارس سرکاری ہیں جن میں عصری اور دینی نصاب ملاکر پڑھایا جاتا ہے۔ پرنسپل حضرات اور اساتذہ اہلسنت ہی سے رکھے جاتے ہیں۔ فاضل

تک کے مدرسہ کو سینئر مدرسہ کہا جاتا ہے جبکہ ایم اے تک کے مدرسہ کو کامل کہا جاتا ہے ان مدارس میں طلباء کی تعداد کافی ہے۔ پرنسپل حضرات اخراجات کے سلسلہ میں پریشان نہیں ہیں کیونکہ سب کچھ حکومت کے ذمہ ہے لیکن دینی تعلیم میں نصاب شارٹ ہونے کی وجہ سے کمزوری واقع ہونا ایک بدیہی امر ہے۔

احسن العلوم میں پانچ سو کے لگ بھگ طالب علم پڑھتے ہیں۔ دفتر میں صاحبزادہ ابوالبیان ہاشمی جو کہ امام اہلسنت (بنگلہ دیش) حضرت قاضی نورالاسلام ہاشمی کے لخت جگر ہیں اور اس مدرسہ کے پرنسپل ہیں ان سے ملاقات ہوئی، مدرسہ کے محدث سید محمد عبدالمالک شاہ صاحب، محدث احمد نذیر صاحب، مولانا ناصرالدین صاحب، سید بنگالی شاہ صاحب اور مولانا ابوالعرفان ہاشمی صاحب اور دوسرے حضرات بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فوراً ہمارے لئے چائے اور مشروبات کا بندوبست کیا۔ آہستہ آہستہ یہ محفل ایک علمی مذاکرہ کی شکل اختیار کر گئی۔ صاحبزادہ ابوالبیان ہاشمی نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے ہاں خصی جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟ میں نے کہا خصی جانور کی قربانی جائز ہے بلکہ فقہا نے اسے اطیب قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں یہ ایک عیب ہے اور تغییر خلق ہے ان کے ساتھ ایک اور بوڑھے عالم دین بیٹھے تھے اصل یہ موقف ان کا تھا صاحبزادہ صاحب ان کی وکالت کر رہے تھے۔ منصوص تغییر تو جائز ہے جیسے ختنہ ہے انسانوں میں۔ اور یہ عجیب نہیں ہے اس لئے کہ خصی جانور محفوظ ہوتا ہے موٹا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس کے گوشت کو اطیب کہا گیا ہے۔

یعنی وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے وہ بزرگ عالم دین کہنے لگے اطیب کا معنی ہے زیادہ پاک۔ میں نے کہا پلید تو دوسرے جانوروں کا بھی نہیں جو غیر خصی ہوں۔ چنانچہ اطیب کا مطلب ہے کہ خصی جانور کے گوشت میں لذیذ خوبی آجاتی ہے۔

وہ عالم دین کہنے لگے نہیں یہ عیب ہے۔ میں نے کہا کس نے کہا ہے کہ یہ عیب ہے؟ انہوں نے کہا صاحب ہدایہ نے کہا ہے۔ میں نے کہا ہدایہ منگوایئے۔ ہدایہ منگوایا گیا۔ تمام حاضرین بڑے انہماک سے بات سن رہے تھے بلکہ شیخ الحدیث عبدالمالک شاہ صاحب تو کسی وقت میری حمایت میں کوئی جملہ بول دیتے۔ ویسے بھی جب میں نے پوچھا کہ کیا تمہارے ہاں خصی جانور کی قربانی ناجائز ہے انہوں نے کہا ہمارے ہاں رائج یہی ہے لوگ اس کی قربانی کرتے ہیں لیکن ہم اس کو روکنا چاہتے ہیں اور ہماری رائے ہے کہ اگر کسی نے قربانی خریدی اور اس وقت وہ جانور خصی نہیں تھا بعد میں خصی کیا گیا۔ اگر وہ بندہ فقیر ہے اسے تو وہ قربانی کفایت کر جائے گی لیکن اگر غنی ہے تو اسے یہ کفایت نہیں کرے گی اور قربانی خریدنا پڑے گی۔ انہوں نے کہا یہ بھی صاحب ہدایہ کا فیصلہ ہے میں حیران تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب ہدایہ منگوایا گیا تو اس میں عبارت یہ تھی۔ متن میں تھا:

یجوز ان یضحی با لجما والخصی والثولاء (ہدایہ ۲/ ۴۴۸)

جس کے سینگ نہ ہو خصی اور مجنون جانور کی قربانی جائز ہے

اور خصی کی شرح میں لکھا تھا:

لان لحمها اطیب وقد صح ان النبی صلی الله علیه وسلم

ضحی بکبشین املحین موجوئین

کیونکہ خصی کا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے خصی مینڈھوں کی قربانی دی۔

میں نے کہا یہ تو جواز کا قول ہے۔ وہ بزرگ عالم دین کہنے لگے یہ جواز مع الکراہت ہے کیونکہ صاحب ہدایہ نے تین باتیں بیان کیں ہیں:

نمبر۱: جواز بغیر کراہت کے

نمبر۲: جواز کراہت کے ساتھ

نمبر۳: ناجائز

خصی کی قربانی جائز تو ہے مگر مکروہ تحریمی ہے۔ میں نے کہا یجوز سے آپ کو کیسے سمجھ آرہا ہے کہ جواز مع الکراہت ہے کیا ایسا کوئی قانون ہے؟

انہوں نے کہا۔ اسلوب سے پتہ چل رہا ہے۔ یجوز سے مراد مع الکراہت ہے۔

بندہ نے کہا۔ تھوڑا سا اس سے پہلے متن میں ہے۔ وھی جائزۃ فی ثلاثۃ ایام۔ پھر وہ بھی جواز مع الکراہت ہونا چاہیئے۔ محدث سید عبدالمالک شاہ صاحب نے بھی میری تائید کی۔

بندہ نے پوچھا "بتاؤ صاحب ہدایہ نے خصی ہونے کو کہاں عیب کہا ہے؟"

انہوں نے جواب دیا "یہ لکھا ہے:

هذا الذی ذکرنا اذا کانت العیوب قائمة وقت الشراء ولو اشتراها سلیمة ثم تعیبت بعیب مانع ان کان غنیا علیه غیرها وان کان فقیراً تجزیه

"یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس وقت ہے جب یہ عیوب خریداری کے وقت قائم ہوں اگر کسی نے جانور سالم خریدا پھر وہ عیب ناک ہوگیا، ایسے عیب کے ساتھ جو مانع ہے تو اگر قربانی کرنے والا فقیر ہے تو یہ قربانی اسے کفایت کرے گی اور اگر مال دار ہے تو پھر اسے نئی قربانی خرید نا پڑے گی۔

انہوں نے کہا کانت العیوب میں خصی بھی شامل ہے لہذا مالدار کو نئی قربانی

بندہ نے کہا۔ ان العیوب سے مراد وہ ہیں جو اس متن سے پہلے عیوب میں ذکر کئے گئے ہیں۔

ولا یضحی بالعمیا والعورا والعرجاء

قربانی کرنے والا اندھی کانی اور لنگڑی قربانی نہ کرے

خصی کو جب ہم نے جواز کے زمرے میں بیان کیا وہ یہاں مراد نہیں ہے۔ اگرچہ یہ عبارت خصی والے متن کے بعد ہے لیکن اس کا تعلق پچھلے متن کے ساتھ ہے۔ خصی عیب والا نہیں لہذا اس کی قربانی جائز ہے۔

وہ بزرگ عالم دین زور سے کہنے لگے "میں کیا کروں صاحب ہدایہ اس کو عیب بتاتا ہے"۔ میں نے ان کی بات کو رد کرتے ہوئے کہا "یہ تم نے اپنے خیال میں بنا رکھا ہے جو آپ بات بیان کر رہے ہیں اس کی عبارت میں کوئی گنجائش نہیں ہے"۔

بندہ نے کہا البنایہ لاؤ مسئلہ واضح ہو جائے گا لیکن شاید وہاں البنایہ موجود نہیں تھا۔ میں نے وہاں ہی لائبریری سے البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳۲۳/۸ ط (دار الکتب العلمیہ) اس میں لکھا تھا خصی کی شرح میں:

عن ابی حنیفه رحمة الله علیه هو اولی لان لحمه اطیب وقد صح انه علیه الصلوٰة والسلام ضحی بکبشین املحین جوجوائین.

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت خصی کی قربانی اولی ہے کیونکہ اس کا گوشت زیادہ لذیذ ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ دو چتکبرے خصی مینڈھوں کی قربانی دی۔

واپس آکر میں نے البنایہ شرح ہدایہ میں دیکھا امام عینی فرماتے ہیں (۱۱/۴۷)

(اذا کانت هذا العیوب) من العماء العورا والعرج والعجف

وانقطاع الاذن او الالیہ انقطاع اکثرھما

یعنی عیوب سے مراد وہی جو پچھلے متن میں گزرے ہیں اندھا کانا ہونا وغیرہ اور خصی مراد نہیں ہے۔

جب میں نے کہا واضح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی جانور کی قربانی کی ہے تم کیوں انکار کرتے ہو۔

جواب دینے لگے دو آثار میں عدم جواز ہے اور حدیث ضعیف ہے۔ انہوں نے وہ آثار بیان نہیں کیے۔

میں نے کہا کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آثار پر ترجیح ہے اور ضعف کا قول معتبر نہیں کیونکہ قد صح سے روایت کیا گیا ہے۔

امام عینی نے پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوری حدیث روایت کی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابورافع، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم وغیرہ۔

ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند امام احمد، حلیہ، معجم کبیر طبرانی، مستدرک للحاکم تمام میں یہ حدیث موجود ہے۔ ضعیف نہیں ہے۔

آخر میں صاحبزادہ ابوالبیان ہاشمی کہنے لگے۔ اصل میں یہاں دو علماء کا آپس میں اس مسئلہ میں اختلاف ہو گیا ہے ہم ابھی درمیان میں تحقیق کر رہے ہیں کہ کس کی حمایت کریں۔

اس کے بعد جمعہ کی اذان ثانی مسجد میں ہو یا مسجد سے باہر ہو اس پر بھی گفتگو کی گئی۔ بعد میں ہم امام اہلسنت (بنگال) حضرت قاضی محمد نورالسلام ہاشمی صاحب سے ان کے آستانے پر ملے۔ انہوں نے بڑی شفقت کا اظہار کیا۔ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ ہم

نے ان سے دعائیں لیں اور محفل برخاست ہوئی، عصر کے قریب بزرگ عالم دین بریلی شریف کے فارغ التحصیل حضرت مفتی محمد ادریس رضوی صاحب بارش کے باوجود ملنے کیلئے تشریف لائے بڑی خوبصورت ملاقات تھی۔

بارش نے رات کو بھی اپنا معمول پورا کیا۔ صبح واپسی تھی، بارش بدستور جاری تھی حضرت قبلہ محمد امین الاسلام ہاشمی صاحب اور آپ کے صاحبزادگان کے ساتھ میرا تمام وقت یوں گزرا کہ مجھے بالکل اجنبیت محسوس نہ ہوئی۔ کھانے کے وقت اتنی اقسام کے کھانے ہوتے کہ بہت سے ہاتھ لگائے بغیر رہ جاتے۔ ۲۰ جون کو ایک بج کر پچاس منٹ پر فلائٹ کا وقت تھا۔

۱۲ بجے کے قریب ہم نے ائرپورٹ کی راہ لی۔ حضرت قبلہ امین الاسلام ہاشمی صاحب نے کمال شفقت و محبت سے مجھے رخصت کیا۔ بار بار فرما رہے تھے کہ آپ کے ساتھ جو وقت ہمارا گزرا ہے اس قدر حسین ہے کہ اب آپ کو رخصت کرنا ہمارے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے، میری بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی اگرچہ ویزہ میں کافی گنجائش تھی اور اس سرزمین پر کئی ضروری کام باقی تھے مگر اسباق کی خاطر اب مزید دورہ طویل کرنا میرے لئے مشکل تھا۔

بہرحال ساون اور برسات کے لمحات میں فرید احمد چوہدری میئر بلدیہ چٹاگانگ کی پجارو میں ان کے ہمراہ ائرپورٹ کی طرف روانہ ہوئے۔ صاحبزادہ محمد عاشق الرحمٰن ہاشمی اور دیگر احباب بھی ساتھ تھے۔ تقریباً ایک بجے ائرپورٹ پر الوداعی ملاقات ہوئی اور بندہ ائرپورٹ کے اندر چلا گیا۔

میرے ساتھ بنگلہ دیش کے عظیم مسلمانوں کی عظیم یادیں، یہاں کے غیور اسلاف کے تذکرے، علماء و مشائخ کے گرانقدر افکار، بے غبار محبتیں اور پُرخلوص عقیدتیں

تھائی ائرلائن کے ائرکرافٹ TG310 میں سوار ہوئیں۔

بندہ نے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع الاحادیث کی تیسری جلد کے مطالعہ کا آغاز لاہور ائرپورٹ سے کیا تھا۔ اس جلد کی کل ۳۶۸ صفحات ہیں۔ وہاں قیام کے دوران بھی اس کا مطالعہ کر لیتا تھا یہاں تک کہ واپسی پر جہاز جب بنکاک ائرپورٹ کے قریب پہنچنے والا تھا یہ کتاب ختم ہوگئی اور دس صفحات پر انڈکس بھی تیار تھی۔ سب سے پہلی حدیث میں یہ الفاظ بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا لا سود علی ابیض فضل ولا لا بیض علی اسود فضل الا بالتقوی

کسی سیاہ کی سفید پر کسی سفید کی سیاہ پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے

آخری حدیث شریف یہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الائمة ضمناء والموذنون امنا وارشد الله و الائمة وغفر للموذنین

آئمہ ضامن ہیں اور موذن امین ہیں پس اے اللہ اماموں کو ہدایت دے اور

مؤذنین کو بخش دے۔

۲۰ جون رات گیارہ بجے کے قریب طیارے نے سرزمین لاہور کو بوسہ دیا۔ ۱۲ بجے کے قریب میں باہر آیا ائیر پورٹ پر مجھ لینے کیلئے مولانا نیاز احمد سعیدی اور دیگر احباب موجود تھے۔

صبح اپنے کلاس روم میں قطبی کا درس جاری تھا کہ حضرت مولانا شاہد الرحمٰن ہاشمی صاحب کا بنگلہ دیش سے فون آیا۔ خیریت دریافت کرنے کے بعد کہنے لگے۔ تمہارے رخصت ہونے پر ہمیں یوں لگ رہا ہے ہمارے گھر کی روشنی چلی گئی۔ تمام بڑے اداس ہیں استعمار کے برے اثرات اگرچہ ہر جگہ پے نظر آتے ہیں لیکن بنگلہ دیش میں اسلامی تعلیمات کی جھلک کافی نظر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بندگی میں عجز کے سجدے توحید پرستوں کا شیوہ اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات میں مشترکہ نصاب ہے۔ بنگالی زبان میں محبت کی چاشنی اور عشق کی حلاوت سے بھری ہوئی ایسی نعتیں ہیں کہ عقل حیران ہے۔ بنگلہ دیش کے قومی شاعر نذر الاسلام کی نعتیں بڑی ہی پرکشش ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں:

محمد یر نام جو پے چھلی بلبلی توئی آگے
تائی کرے تور کو نٹیر و گاں ایں مدھور لاگے

"اے بلبل تو نے سب سے حضرت محمد ﷺ کا نام لیا ہوگا اسی وجہ سے تیری زبان کا ہر بول بہت اچھا لگتا ہے"۔

وَرے گلاب تُمیلی مور نبیر قدم چومے چھلی
شی قدمیر خوشبو کرے آج عطرے لا گے

اے گلاب تو نے چپکے سے میرے نبی علیہ السلام کے قدم چومے ہونگے انہیں قدموں کی خوشبو کی وجہ سے آج تک تجھ میں خوشبو ہے۔

سرزمین بنگال پر بھی حضرت مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ شیر بنگال حضرت غازی عزیز الحق شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان لوگوں کی بڑی قلبی وابستگی ہے۔ یہ لوگ قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے قدردان ہیں۔ ہری پور ہزارہ (سرحد) کے آستانہ عالیہ چھوہر شریف کا یہاں کافی فیض ہے۔

گذشتہ سال غوث اعظم کانفرنس میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر ممتاز سکالر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری تشریف لے گئے تھے ان کی خوشبو ابھی تک وہاں موجود تھی۔

انجمن غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال غوث اعظم شمولن (کانفرنس) کے موقع پر ایک رسالہ شائع کرتی ہے جس کا نام کنڈاری غوث ہے، امسال بھی یہ رسالہ بڑے معیاری انداز میں تیار کیا گیا اور چھپوایا گیا۔ بنگالی زبان کے اندر طبع شدہ اس رسالہ میں تعارف انجمن اور اداریہ کے بعد ایک صفحہ مجھ ناچیز کے بارے میں تعارفی کلمات پر مشتمل ہے۔ پہلا مضمون ''قدم غوث بر گردن اولیاء'' یہ مفتی محمد عبدالواحد نے لکھا ہے۔ دوسرا آرٹیکل ہے۔ ''تبرکات اولیاء کا احترام وحفاظت'' یہ حضرت مولانا عبدالمنان صاحب کا ہے۔ تیسرا مضمون ہے ''روحانی زندگی میں حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع'' علامہ اشرف الزمان قادری کے رشحات قلم سے ہے۔

چوتھا مضمون ''احیاء دین میں حضرت غوث کا کردار'' علامہ حافظ محمد انیس الزمان صاحب نے تیار کیا ہے۔ پانچواں ''خدمت دین میں آپ کی تصانیف کا مقام'' مولانا محمد بختیار الدین کی تحریر ہے۔ چھٹا مضمون ''کرامات اور غوث پاک'' مولانا محمد شاہد الرحمٰن صاحب کی تحریر ہے۔ ساتواں مضمون ''حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ درس وتدریس کے میدان میں'' یہ حافظ محمد عزیز الحق صاحب نے لکھا ہے۔

آٹھواں مضمون ''حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے حضرت مولانا احسن الزمان رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت'' یہ مضمون حافظ محمد شبیر احمد عثمانی کا ہے۔

☆☆==========☆☆

مختصر تذکرہ شیر بنگال

حضرت سیّد عزیز الحق شاہ رحمۃ اللہ علیہ

شیر بنگال ایک نابغہ روزگار شخصیت

محمد اشرف آصف جلالی

جن شخصیات پر تاریخ اسلام کو بجا طور پر فخر ہے جنہوں نے برصغیر پاک و ہند کے ضمیر کو بیدار کرنے میں انقلابی کردار ادا کیا، جنہوں نے اپنے علم و قلم سے اور خرد و نظر سے قلوب و اذہان کو مسخر کیا، جو علم و معرفت کا سنگھم قرار پائے۔ جن کے روشن کئے ہوئے چراغ آج بھی روشن ہیں، جن کی تعلیمات آج بھی صبح نو کی روشنی ہیں۔ ایسی ہی شخصیات کی فہرست میں شیر بنگال کا بھی نام آتا ہے جنہیں اپنے عہد میں بنگالی امام اہلسنت کہتے تھے۔

آپ کا اسم گرامی سید عزیز الحق شاہ ہے۔ آپ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۶ء کو چٹاگانگ کے مقام ہاٹھ ہزاری میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اور مدرسہ معین الاسلام میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے دیگر کئی مقامات پر تکمیل علوم کی۔ دورۂ حدیث کیلئے آپ دار العلوم دیوبند گئے۔ دیوبند کے محدث مولوی اشفاق الرحمٰن محشی نسائی نے انٹرویو کیلئے چند سوالات کئے۔ آپ نے نو ممتحن کے سوالات کے جوابات دیئے لیکن ممتحن محدث آپ کے سوالات کے جوابات نہ دے سکے۔ اس پر شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں پڑھنے کیلئے نہیں پڑھانے کیلئے آیا ہوں''۔

آپ نے زندگی میں سینکڑوں مناظرے کیلئے جن میں سے بہت سے دیوبندیوں کے خلاف تھے۔ پوری زندگی میں کسی مناظرے میں بھی آپ کو شکست نہیں ہوئی۔ لوگوں نے پوچھا ''آپ تو دیوبندیوں کے شاگرد ہو انہیں سے پھر مناظرے کرتے ہو؟'' آپ نے فرمایا ''میں نے دیوبندیوں کا علم انہیں واپس کر دیا ہے میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام کا دیا ہوا علم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دیوبندی مجھ سے شکست کھا جاتے ہیں۔

۱۳۷۰ھ/۲ جون ۱۹۵۱ء کا دن آپ کی زندگی کا بڑا عجیب دن تھا، وہابیوں نے آپ کے ایک مرید کی وساطت سے جلسہ کرانے کیلئے ٹائم لیا اس جگہ کا نام خندقیہ ہے۔ انہوں نے یہ منصوبہ بنا رکھا تھا کہ تقریر کے دوران گیس لیمپ بند کر کے آپ کو شہید کر دیں گے، چنانچہ انہوں نے دوران خطاب گیسوں کے مینٹل جھاڑ دیئے، جب مکمل اندھیرا چھا گیا تو آپ پر لوہے کے راڈوں سے حملہ کر دیا، بتایا جاتا ہے آپ کے سر کے آٹھ ٹکڑے ہو گئے۔ احباب جب آپ کو اُٹھا کر چٹاگانگ ہسپتال میں لے گئے تو ڈاکٹروں نے کہا یہ تو فوت ہو چکے ہیں۔

رات بیت رہی تھی، طلوع صبح صادق کے قریب لوگ ہسپتال کے اس کمرے سے باہر جنازہ اٹھانے کے انتظامات میں مصروف تھے، جب وہ اندر آئے تو دیکھا کہ شیر بنگال کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر اور احباب سب حیران تھے۔ انہوں نے حیرت سے پوچھا ''حضرت آپ کا تو وصال ہو گیا تھا''۔ آپ نے فرمایا ''یہ بات بالکل ٹھیک ہے میرا وصال ہو گیا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے میری سفارش کی کہ یہ آپ کی شان بیان کرتے زخمی ہوئے ان کی جان واپس کروا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی کے کہنے پر مجھے جان واپس دلوا دی ہے۔ آپ اس واقعہ کے بعد تقریباً بیس سال زندہ رہے۔ ہسپتال میں جس کمرے میں آپ کا جسد اطہر رکھا گیا وہ معطر ہو گیا۔

۲ فروری ۱۹۵۶ء کو چٹاگانگ کے مشہور لال دیگی میدان میں مسٹر مودودی جلسہ کرنے آئے، شیر بنگال سٹیج پہ چلے گئے اور فرمایا ''آپ پہلے میرے تین سوالات کے جوابات دیں پھر میں آپ کو تقریر کرنے دوں گا''۔ مسٹر مودودی نے کہا ''ڈھاکہ جا کے جواب دوں گا''۔ آپ نے فرمایا ''کیا تم اپنے علم کی گٹھڑی ڈھاکہ میں چھوڑ آئے ہو

علم تو انسان کے سینے میں ہوتا ہے"۔ مسٹر مودودی کو بالآخر تقریر کے بغیر ہی ڈھاکہ جانا پڑا اور نہ ہی ڈھاکہ جا کے کوئی جواب دیا۔

۱۹۵۷ء میں آپ فریضہ حج کیلئے تشریف لے گئے۔ ابتداء جب بحری جہاز سے جا کر جدہ اُترے، بنگلہ دیش کے کچھ شر پسندوں کی وجہ سے آپ کو جہاز سے اترتے ہی گرفتار کرلیا گیا اور آپ کا مؤقف سن کر آپ کو چھوڑ دیا گیا۔

بعد میں مدینہ شریف میں ایک علمی بحث میں آپ کے روز استدلال اور علمی مقام کو دیکھ کر حجاز شریف پے مسلط نجدی حکمرانوں نے بھی جلالت علمی کو تسلیم کیا اور آپ کو شیر بنگال کا لقب اور اپنی طرف سے اعزازاً ایک عمامہ دیا۔

آپ کے کشف و کرامات بنگلہ دیش میں زبان زدِ خلق ہیں۔

آپ نے مسلمانانِ بنگلہ دیش کی سیاسی راہنمائی بھی کی۔ آپ نے دیگر مختلف تحریکوں کے علاوہ تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ پاکستان اور بانیٔ پاکستان کے ساتھ آپ کو نہایت پیار تھا۔ "دیوان عزیز" میں فرماتے ہیں:

گشت پاکستان حاصل از برائے مسلمان
اے خدا تو زندہ دارش تا بقائے ایں جہاں

"پاکستان مسلمانوں کیلئے حاصل ہوا ہے اے اللہ! تو اسے اس وقت تک باقی رکھ جب تک یہ جہان باقی ہے"۔

گشت حاصل نعمت عظمیٰ بر اے مسلمان
بعد دو صد سال آزادی ز بہر مسلمان

مسلمانوں کو بہت بڑی نعمت ملی ہے، دو صدیوں کے بعد مسلمانوں کو آزادی ملی ہے۔

بند را سازی تو پاکستان بزودی اے خدا
بہر آں سلطاں ہند خواجہ معین الدین ما

اے اللہ! ہمارے خواجہ معین الدین سلطان الہند کے صدقے باقی ہندوستان کو بھی جلدی پاکستان بنادے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستانی افواج کے بارے میں ایک نظم لکھی، اس میں ہے:

از برائے فوج پاکستان ہزاراں مرحبا
فوج ہندوستان را کر دند عاجز مرحبا

پاکستان کی فوج کیلئے ہزاروں بار مرحبا جس نے ہندوستان کی فوج کو عاجز بنادیا۔

قرآن و سنت اور فقہی نصوص پر آپ کی جس طرح نگاہ تھی بطور مثال ایک جھلک پیش کرتا ہوں۔

در بیان استعانت از انبیاء و اولیاء

۱۔ استعانت ہم روا از غیر حق
ز انبیاء و اولیاء و اہل حق

اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء اور اہل حق سے مدد مانگنا جائز ہے۔

۲۔ این سخن مذکور در زاد اللبیب
بیں طوالع شرح مشکوٰۃ الی حبیب

یہ بات زاد اللبیب میں مذکور ہے۔ طوالع شرح مشکوٰۃ اے دوست دیکھئے

۳۔ ہم بتفسیر عزیزی ایں چنیں
ترمذی و حصن حصین را بہ بیں

تفسیر عزیزی میں بھی ایسے ہی ترمذی اور حصن حصین کو دیکھ لیجئے۔

۴۔ اہل حق رادر جوازش نہ کلام
فتوی شامی بہ بیں ای نیکنام

اہل حق کو اس کے جواز پر کوئی اعتراض نہیں اے نیک دوست فتاویٰ شامی دیکھ لو۔

۵۔ ہم نظر کن اندر در العقید
راہ حق دروے بیابی اے لبید

اے لبید در العقید میں بھی دیکھ لیجئے آپ کو حق کا راستہ مل جائے گا۔

۶۔ نیز خیر الدین رملی اے جواں
بر جوازش دار فتوی بیگماں

اے جواں! امام خیر الدین رملی نے بھی اس کے جواز پر فتویٰ دیا ہے۔

آپ نے بنگال میں مذہبی بیداری پیدا کرنے کیلئے بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کیں اور فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو بعد میں کراچی آ گئے تھے) کے ساتھ مل کر اہلسنت کو بیدار کیا۔

پاکستان بننے کے فوراً بعد آپ کی دعوت پر تحریک پاکستان کے ممتاز راہنما حضرت علامہ عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی نے مشرقی پاکستان کا دورہ کیا۔

آپ کی خصوصی دعوت پر محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے چٹاگانگ کے مسلم ہال میں خطاب کیا۔

آپ نے ۲۳، ۲۴، ۲۵ جولائی ۱۹۶۵ء میں مسلم ہال میں کانفرنس منعقد کی جس میں حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی، غزالی زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی اور

خطیب اسلام سید محمد عارف اللہ شاہ صاحب نے خطاب کیا۔

۲۲، ۲۳ جون ۱۹۶۸ء میں آپ نے چٹاگانگ اسی تاریخ ہال میں کانفرنس منعقد کی جس میں حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی، حضرت علامہ احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور، حسن الدین شیخ الفقہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور اور حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی صاحب نے خطاب کیا۔

آپ نے ''دیوان عزیز'' میں بہت سے اکابر اور مشاہیر کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جو قصیدہ لکھا اس میں ہے:

دافع کفر و ضلالت رہبر راہ ہدیٰ
عہد حاضر را مجدد آں امام باصفا (ص ۳۶)

آپ کفر اور گواہی کو دور کرنے والے ہدایت کے راستے کے راہنما ہیں۔ آپ عہد حاضر کے مجدد اور امام باصفا ہیں۔

محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں قصیدہ لکھا ہے اس میں فرماتے ہیں:

بُد محدّث ہم مفسر ہم مناظر بے گمان
مثل او در ہند و پاکستان نیابی بے گمان (ص ۴۹)

یقیناً وہ محدث بھی تھے مفسر بھی تھے اور مناظر بھی ان کی مثل ہند و پاکستان میں آپ نہیں پا سکیں گے۔

آپ نے قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جو قصیدہ لکھا حالانکہ وہ زمانہ قبلہ قائد اہلسنت کا ابتدائے عروج کا زمانہ تھا ابھی

بالکل نوعمر تھے، اس کا ایک شعر یوں ہے:

مقتدائے عالماں و پیشوائے سنّیاں
واعظ شیریں بیان و مرشد اہل زمان

آپ علماء کے قائد اور اہلسنّت کے پیشوا ہیں، شیریں بیان خطیب اور زمانے بھر کے لوگوں کے مرشد ہیں۔

حضرت غازی شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ نے ضمیر بنگال میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کو ہمیشہ کیلئے روشن کر دیا۔ آج بھی ان کا نام سن کر بنگالی مسلمان شعلہ زن ہو جاتا ہے۔ میں نے ان کے نام پر لوگوں کو وجد کرتے اور جھومتے دیکھا۔ وہ بنگال میں مسلک اہلسنّت و جماعت کے رکن اعظم قرار پائے ہیں۔

آپ نے کشف سے اولیاء بنگال کے مزارات پر دعاؤں کے حوالے سے ''دیوان عزیز'' میں لکھا ہے کہ فلاں مزار شریف پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے فلاں چیز کا سوال کرنا چاہیئے۔ مثلاً چٹا گانگ کے مشہور ولی حضرت غریب اللہ شاہ صاحب کے بارے میں لکھا ہے ''جو شخص دولت کا خواہاں ہو وہ یہاں جا کر دعا کرے''۔

آپ کا زور استدلال اس قدر تیز تھا کہ بہت بڑے محدث مولانا محمد عبدالسلام حسینی جو دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ حسین احمد مدنی کی نسبت سے حسینی کہلواتے تھے۔ امکان کذب پر آپ نے ان سے مسلسل مناظرہ کیا، اسی محفل میں انہوں نے شیر بنگال کے دلائل کے سامنے بے بس ہو کر دیوبندیت سے توبہ کی اور کہا کرتے تھے کنت وھابیًا فاسلمت

آپ قطب دوراں حضرت سید عبدالحمید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔

آپ کی تصانیف میں ''دیوان عزیز'' کے علاوہ ''مجموعہ فتاویٰ عزیزیہ'' اور ''ایضاح الدلالۃ'' مشہور ہیں۔ ایضاح یہ آپ نے نماز فرض کے بعد دعا کے اثبات میں مفتی فیض

الاسلام کے رسالہ کے جواب میں لکھی۔

۱۲ رجب ۱۳۸۹ھ / ۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء کو علم و حکمت، کشف و کرامت اور جرأت و شجاعت کے حامل یہ عظیم انسان داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

آپ نے وصال سے قبل وصیت کی تھی میری قبر گہری کھودنا تاکہ میں قبر میں کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کر سکوں۔ نیز قاتلانہ حملے کے دوران خون آلودہ ہونے والے کپڑے بھی میری قبر میں رکھ دینا۔

جب آپ کا جنازہ تیار ہوا، غسل کے بعد آپ کو رکھا گیا' لوگوں کے ہجوم نے سلام پڑھنا شروع کیا۔ اس اجتماع میں موجودہ امام اہلسنّت (بنگلہ دیش) حضرت قاضی نورالاسلام ہاشمی زید مجدہٗ موجود تھے۔ آپ نے کہا ''اے شیر بنگال! آپ زندگی میں ہمارے ساتھ کھڑے ہو کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے تھے کیسا آج سلام نہیں پڑھو گے''۔ اس پر آپ کے ہونٹ جنبش میں آئے اور وہاں موجود تمام لوگوں نے آپ کو سلام پڑھتے دیکھا۔

بندہ نے خود یہ بات حضرت قاضی نورالاسلام ہاشمی زید مجدہٗ سے پوچھی جو ابھی بقید حیات ہیں تو آپ نے فرمایا ''واقعی یوں ہی ہے کہ میرے کہنے پر شیر بنگال نے بعد از وصال بھی سلام پڑھنا شروع کر دیا۔

آپ کے وصال پر علماء دیوبند کے سرکردہ لیڈر اور مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری کے مہتمم مفتی فیض الاسلام نے کہا آج علم کا جہاز ڈوب گیا ہے، مدرسہ میں عام تعطیل کا اعلان کرتے ہوئے طلبا سمیت جنازہ میں شریک کی۔

شیر بنگال خود تو دنیا سے کوچ کر گئے مگر ان کے افکار آج بھی بنگالیوں کے سینوں میں آباد ہیں۔ ان کے عطا کردہ جذبوں سے آج بھی چمنستان اہلسنّت میں بہار

ہے۔ جون ۲۰۰۴ء کو بندہ جب بنگلہ دیش کے تبلیغی دورے پر گیا ارض بنگال پر ان کے فیض عام سے بڑا متاثر ہوا۔ میں ان کے مزار شریف پر حاضری کیلئے بڑا بے تاب تھا۔ چنانچہ 19 جون کو فقیہہ بنگال قاضی امین الاسلام ہاشمی اور صاحبزادہ شاہد الرحمٰن ہاشمی کے ہمراہ شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کیلئے روانہ ہوئے۔ قبلہ ہاشمی صاحب کے بڑے صاحبزادے محمد صادق الرحمٰن شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے سید محمد امین الحق صاحب کے داماد ہیں۔

اس لحاظ سے ان دونوں خاندانوں کے آپس میں بڑے اچھے تعلقات ہیں۔

ہم مغرب کے قریب پاٹھہ اری میں آستانہ عالیہ عزیزیہ پے پہنچے۔ محترم پیر سید محمد امین الحق شاہ صاحب سے بڑے اچھے ماحول میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بڑی خندہ پیشانی، خندہ روئی سے ضیافت کا اہتمام کیا۔ نماز مغرب آستانہ کی جامع مسجد میں ادا کی مجھے امامت کا حکم دیا گیا۔ نماز کے بعد ہم شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئے۔ عالیشان گنبد کے نیچے خوبصورت کمرے میں آپ محوخواب ہیں۔ درگاہ کے دروازے کے اوپر فارسی کے یہ مشہور اشعار لکھے ہیں:

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا
او نشیند در حضور اولیاء

''جسے اللہ تعالیٰ کا قرب مطلوب ہو وہ اولیاء کی مجلس میں بیٹھے''

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند ز راہ

''اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو اللہ تعالیٰ سے ایسی قدرت حاصل ہے' کمان سے نکلا ہوا تیر راستے سے واپس لے آتے ہیں''۔ ان کے مزار مقدس کی حاضری سے کیف وسرور حاصل ہوا۔

وہاں جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ کے استاذ قاضی محمد عبدالواجد عزیز کی طرف سے لکھی گئی آپ کی منقبت اویزاں تھی، جس میں لکھا تھا:

مجدد دوراں' اویس زمان' خواجۂ بنگال' حاوی المعقول والمنقول' صدر الافاضل' شیر بنگال' حضرت غازی سید محمد عزیز الحق شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت۔ اس میں سے چند اشعار یہ ہیں:

پاسبان اہلسنت شیر بنگلہ قادری
آں امام اہلسنت شیر بنگلہ قادری
دور میں کالی گھٹائے وہابیت جب چھا گئی
آیا ہے مہر ہدایت شیر بنگلہ قادری
شان احمد کی بلندی میں بہائے خون سر
کی ادا شبیری سنت شیر بنگلہ قادری

ہم نے عشاء سے قبل ہی واپسی کی راہ لی، محترم سید محمد امین الحق صاحب نے نادر و نایاب کتاب ''دیوان عزیز'' کا بوسیدہ سا نسخہ تلاش کیا اور بندہ کو تحفہ میں دیا۔

اس وقت دربار عزیزیہ میں اسلامی فرنٹ بنگلہ دیش کے راہنما فرید احمد، شیر بنگالی کے مرید گورامیاں، محمد عبداللہ اور محمد افضل اشرفی موجود تھے۔

جب میں پاکستان واپس آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اتنی عظیم شخصیت کا تعارف پاکستان میں بھی ہونا چاہئے چنانچہ میں نے یہ چند سطور لکھیں اور ان کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے یہ چند اشعار نظم کئے:

جرأتوں کی داستاں تھے شیر بنگلہ قادری
ایک میر کارواں تھے شیر بنگلہ قادری

ان کا سینہ علم و حکمت کے خزانوں کا امین
دین حق کے راز داں تھے شیر بنگلہ قادری
بغض نبوی کی سیاہ تر اُس شب الحاد میں
صبح صادق کی اذاں تھے شیر بنگلہ قادری
زندگی بھر عشق احمد ﷺ کی صدا دیتے رہے
وہ امام عاشقاں تھے شیر بنگلہ قادری
اعلیٰ حضرت کے چمن کی وہ بہار جانفزا
ایک فیض جاوداں تھے شیر بنگلہ قادری
ہر طرف بنگال میں ہے جس کے پھولوں کی مہک
وہ سہانا گلستاں تھے شیر بنگلہ قادری
کتنی سوچوں میں عیاں ہے ان کی باتوں کی چمک
فہم دیں کی کہکشاں تھے شیر بنگلہ قادری
ان کے آگے بدعقیدہ گیدڑوں کا روپ تھے
ایسی اک تاب و تواں تھے شیر بنگلہ قادری
عزت نبوی پے ان کے لہو نے بھی پہرہ دیا
وہ سراپا ترجمان تھے شیر بنگلہ قادری
شعر آصف کیا بتائے ان کی ہستی کا عروج
رفعتوں کا آسمان تھے شیر بنگلہ قادری

اس مضمون کی تیاری میں بندہ نے حضرت قاضی محمد نورالاسلام ہاشمی، حضرت قاضی محمد امین الاسلام ہاشمی سے استفادہ کے علاوہ ڈاکٹر محمد شفیع العالم کی کتاب ''امام اہلسنت سید عزیز الحق'' جو بنگالی میں ہے سے صاحبزادہ محمد شاہد الرحمٰن ہاشمی کی وساطت سے استفادہ کیا۔

اویسی بک سٹال کی مطبوعات

- مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے؟
- فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات
- صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟
- مفہوم قرآن بدلنے کی واردات (چھ حصے)
- ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات
- حضرت امام اعظم ابوحنیفہ بحیثیت بانیٔ فقہ
- توحید باری تعالیٰ
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ علمی ذوق
- عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت مع امارات میں میلاد النبی ﷺ
- سرزمین عراق مع عراق میں عید میلاد النبی ﷺ
- جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ
- یورپ میں اسلام کے پھیلتے ہوئے اثرات مع صہیونی دہشت گردی
- فحش گانوں کا عذاب
- سرکار غوث اعظم اور آپ کا آستانہ

- مناظر کائنات، حسن رسول اللہ ﷺ اور حدائقِ بخشش
- خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام
- مباحث رکن
- مناظرہ دعا بعد از نماز جنازہ
- قربانی صرف تین دن جائز ہے۔
- نماز تراویح ۲۰ رکعت سنت ہے
- حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اور سانحہ ابواء شریف
- میرے شیخ.....حافظ الحدیث حضرت سید جلال الدین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ
- علوم غیب مصطفےٰ ﷺ
- رسول اللہ ﷺ بحیثیت مبشر مع معجزہ شق الصدر
- تاریخ دینی مدارس اور انکی مقصدیت وافادیت
- ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام
  مع رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی
- قرآنی آیات کے حیرت انگیز اثرات

تالیفات و رسائل

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

(ایم اے عربی، پی ایچ ڈی عربی - فاضل بغداد یونیورسٹی عراق
فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف)

ناشر: اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک
پیپلز کالونی گوجرانوالہ
0333-8173630

1COL 7.25X4.5 MTM

حضرتِ علامہ مفتی ڈاکٹر محمد اشرف جلالی صاحب

(فاضل بغداد یونیورسٹی۔ فاضل جامع محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف، ایم اے عربی پی ایچ ڈی عربی)

کی دیگر مطبوعات

- مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے؟
- صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟
- سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کا آستانہ
- فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات
- ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات
- امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحیثیت بانی فقہ
- مناظرِ کائنات حسنِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حدائق بخشش
- مفہومِ قرآن بدلنے کی واردات (مکمل 6 حصے)
- جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ علیہم الرضوان
- حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی ذوق
- توحیدِ باری تعالیٰ
- میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی حیثیت
- فحش گانوں کا عذاب
- سرزمینِ عراق مع عراق میں عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- چٹاگانگ میں چند روز (سفرنامہ بنگلہ دیش)
- مناظرہ دعا بعد نمازِ جنازہ
- یورپ میں اسلام کے پھیلتے ہوئے اثرات
- میرے شیخ حافظ الحدیث سیّد جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال: جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ
ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

مسلم کتابوی: دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون: 7225605